23 جنواری 1963

ازعدالت عظمیٰ

کرشنا گووائنڈ پاٹل

بنام

اسٹیٹ آف مہاراشٹرا

(ایس. جے. امام، کے سبّا راؤ، رگھو بر دیال، اور جے آر مدھولکر، جسٹسز۔)

فوجداری قانون – دفعہ 34 کے ساتھ پڑھے جانے والے ٹھوس جرم کے الزام میں چار افراد – تین بری – دفعہ 34 کے ساتھ پڑھے جانے والے ٹھوس جرم کے تحت ایک کی سزا – ملکیت – مختلف حالات پر غور کیا گیا – انڈین پینل کوڈ، 1860 (1860 کا 45)، دفعات 34,32۔

چاروں ملزموں نے ایک وشوناتھ کے قتل کے معاملے میں ایڈیشنل سیشن جج کے سامنے اپنا مقدمہ چلایا۔ ان کے خلاف الزام یہ تھا کہ متوفی کے خلاف ان کی مشترکہ دشمنی کے پیش نظر انہوں نے مل کر متوفی کو ختم کر دیا۔ ان پر تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت الزام عائد کیا گیا تھا اور تعزیرات ہند کی دفعہ 302 کے تحت بھی الگ سے الزام عائد کیا گیا تھا۔ سب نے الزام میں قصوروار نہ ہونے کی استدعا کی اور ملزم 1، 3 اور 4 نے عدم موجودگی کی استدعا کی، جبکہ ملزم 2 نے نجی دفاع کی استدعا کی۔ معروف ایڈیشنل سیشن جج نے تمام ملزموں کو اس بنیاد پر بری کر دیا کہ استغاثہ کے گواہ سچ نہیں بول رہے تھے اور ملزم 2 کی طرف سے دیا گیا بیان ممکنہ تھا۔ ریاست نے دفعہ 34 کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 302 کے تحت بری ہونے کے حکم کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کو ترجیح دی، لیکن تعزیرات ہند کی دفعہ 302 کے تحت بری ہونے کے خلاف نہیں۔ ہائی کورٹ نے ملزم 1، 3 اور 4 کو اس بنیاد پر بری کر دیا کہ آیا ان میں سے کسی نے جرم میں حصہ لیا تھا یا نہیں اور ملزم 2 کو اس بنیاد پر مجرم قرار دیا کہ ان میں سے ایک یا زیادہ نے جرم میں حصہ لیا ہوگا۔ ملزم 2، اپیل کنندہ نے اس لیے یہ اپیل دائر کی اور دعوی کیا کہ جب چار نامزد ملزموں میں سے تین، جن پر دفعہ 34 کے ساتھ پڑھیں، جن پر دفعہ 302 کے تحت الزام عائد کیا گیا تھا، کو بری کر دیا گیا تو عدالت تعمیری ذمہ داری کی بنیاد پر صرف ایک ملزم کو مجرم نہیں ٹھہرا سکتی۔

یہ مانا گیا کہ عدالت کے سامنے دفعہ 302 کے تحت کسی شخص کو مجرم قرار دیا جا سکتا ہے، جسے اس کے ساتھ پڑھا جائے۔ دفعہ 34 یہ ایک قطعی نتیجے پر پہنچنا چاہیے کہ مذکورہ شخص نے مذکورہ جرم کے ارتکاب کے لیے ایک یا زیادہ دیگر افراد، جن کے نام یا نام ظاہر نہیں کیے گئے تھے، کے ساتھ پہلے کنسرٹ کیا تھا۔

مزید کہا گیا کہ جب ملزم کو یا تو اس بنیاد پر بری کر دیا جائے کہ ثبوت قابل قبول نہیں ہیں یا انہیں شک کا فائدہ دے کر، قانون میں نتیجہ ایک جیسا ہوگا: اس کا مطلب یہ ہوگا کہ انہوں نے جرم میں حصہ نہیں لیا۔ ملزم 1، 3 اور 4 کے بری ہونے کا اثر یہ ہے کہ انہوں نے قتل کے ارتکاب میں ملزم 2 کے ساتھ مل کر کام نہیں کیا۔ اگر وہ اپیل کنندہ کے ساتھ مل کر کام نہیں کرتے تو وہ ان کے ساتھ مل کر کام نہیں کر سکتا تھا۔ ہائی کورٹ کا فیصلہ اس بات کی نشاندہی نہیں کرتا کہ مذکورہ ملزم کے علاوہ دیگر افراد نے جرم میں حصہ لیا، اور نہ ہی اس سلسلے میں کوئی ثبوت موجود ہے، لہذا، اپیل کنندہ کی سزا کو کالعدم قرار دیا جانا چاہیے۔

موہن سنگھ بمقابلہ ریاست پنجاب، [1962] Supp۔ 3 ایس۔سی۔آر۔ 848، قابل اطلاق نہیں۔

مجرمانہ اپیل کا عدالتی حد اختیار 1962: کی فوجداری اپیل نمبر 201۔

1961 کی فوجداری اپیل نمبر 1405 میں بمبئی ہائی کورٹ کے 20 فروری 1962 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

سی۔ایل۔سرین، اپیل کنندہ کے لیے۔

جواب دہندہ کی طرف سے ایچ آر کھنہ اور آر ایچ دیبر۔

1963. 23 جنوری۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

سبّا راؤ، جے۔— خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل بامبے ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے کے خلاف ہدایت کی گئی ہے جس میں ایڈیشنل سیشن جج، کولابا کے ذریعے بری کیے جانے کے حکم کو کالعدم قرار دیا گیا ہے، اور اپیل کنندہ کو تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دیا گیا ہے اور اسے عمر قید کی سزا سنائی گئی ہے۔

استغاثہ کا مقدمہ مختصر طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔ سال 1959 میں رام چندر بدھیا اور گووند دھیا نامی دو افراد کو کچھ لوگوں نے قتل کر دیا تھا۔ ایک دیورام ماروتی پاٹل سمیت تمام 11 ملزموں پر مقدمہ چلایا گیا اور ان میں سے مذکورہ دیورام ماروتی پاٹل سمیت 8 ملزموں کو بری کر دیا گیا۔ اس مقدمے کی سماعت کے دوران دیورام ماروتی پاٹل کے چچا، وشوناتھ کے نام سے، دیورام ماروتی پاٹل کے دفاع میں فعال طور پر ان کی مدد کی۔ موجودہ معاملے میں ملزم 1 اور 2 گووند دھیا کے بیٹے ہیں اور ملزم 3 اور 4 رام چندر بدھ کے بھتیجے ہیں۔ دیورام ماروتی پاٹل کی مدد کرنے اور اسے بری کرنے پر انہیں وشوناتھ سے نفرت تھی۔ 19 اگست

1960 کو وشوناتھ اور ایک مہادیو پانڈو پاٹل علی باغ جاتے ہوئے پیزاری جانے کے لیے تقریبا 8:30 بجے اپنے گاؤں سے نکلے۔ جب وہ ایک بنڈ کے ساتھ چل رہے تھے، تو ملزم 1 سے 4 پیچھے سے آئے، لمبی لاٹھیوں سے لیس تھے اور ملزم 1 کی طرف سے لی گئی چھڑی میں بلیڈ لگا ہوا تھا۔ انہوں نے متوفی سے بدتمیزی کی جس کے نتیجے میں اس کی موت ہو گئی۔

چاروں ملزموں کو وشوناتھ کے قتل کے مقدمے میں ایڈیشنل سیشن جج کولابا کی عدالت میں پیش ہونا پڑا۔ ان کے خلاف الزام یہ تھا کہ انہوں نے متوفی کے خلاف اپنی مشترکہ دشمنی کے پیش نظر مل کر متوفی کو ختم کر دیا۔ مذکورہ چار افراد پر ان کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھاتے ہوئے متوفی کے قتل کا ارتکاب کرنے کے لیے تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت الزام عائد کیا گیا۔ ان سب پر تعزیرات ہند کی دفعہ 302 کے تحت بنیادی جرم کا الگ سے الزام بھی عائد کیا گیا تھا۔ تمام ملزموں نے الزام میں قصوروار نہ ہونے کی استدعا کی۔ جبکہ ملزم 1، 3 اور 4 نے عدم موجودگی کی استدعا کی، ملزم 2 نے نجی دفاع کی استدعا کی۔ استغاثہ نے چشم دید گواہوں سے پوچھ گچھ کی، جنہوں نے گواہی دی کہ چاروں ملزموں نے متوفی کو اس وقت پیچھے چھوڑ دیا جب وہ گاؤں پیزاری جا رہا تھا اور اسے لاٹھی مار کر گرا دیا۔ گواہوں میں سے کسی نے بھی کسی دوسرے شخص کی موجودگی سے بات نہیں کی، جس کا نام یا بے نام ظاہر نہیں کیا گیا تھا، جس نے متوفی کے حملے میں حصہ لیا تھا۔ فاضل ایڈیشنل سیشن جج نے پایا کہ استغاثہ کے گواہ سچ نہیں بول رہے تھے اور ملزم 2 کی طرف سے دیا گیا بیان ممکنہ تھا۔ نتیجتاً اس نے تمام ملزموں کو بری کر دیا۔ ریاست نے تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 302 کے تحت بری ہونے کے مذکورہ حکم کے خلاف ہائی کورٹ میں اپیل کو ترجیح دی۔ لیکن تعزیرات ہند کی دفعہ 302 کے تحت بری ہونے کے حکم کے خلاف کوئی اپیل کو ترجیح نہیں دی گئی۔ ہائی کورٹ کے فیصلے سے پتہ چلتا ہے کہ فاضل جج کاشی ناتھ اور شریدار کے علاوہ گواہوں کے شواہد پر یقین کرنے کے لیے مائل تھے۔ لیکن انہوں نے ملزم 1، 3 اور 4 کے خلاف اپیل اس بنیاد پر مسترد کر دی کہ اپیل بری ہونے کے حکم کے خلاف تھی۔ لیکن ملزم 2 کے حوالے سے، ان کا مؤقف تھا کہ وہ حملے میں شریک افراد میں سے ایک تھا اور اس کی نجی دفاع کی درخواست کی کوئی بنیاد نہیں تھی۔ اس نتیجے پر پہنچنے کے بعد، فاضل ججوں نے ملزم 2 کو تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دیا۔ جہاں تک ملزم 2 کے ساتھ حملے میں حصہ لینے والے افراد کا تعلق ہے، خود ہائی کورٹ کے الفاظ کا حوالہ دینا مناسب ہوگا :

"ملزم نمبر 2 کے ساتھ کچھ دیگر ملزم بلاشبہ اس واقعے سے متعلق تھے۔ چونکہ یہ ممکن ہے کہ استغاثہ کے گواہوں اور خاص طور پر مہادیو کی طرف سے دی گئی کہانی کو بڑھا چڑھا کر پیش کیا گیا ہو، اس لیے یہ ماننا محفوظ نہیں ہے کہ دوسرے ملزموں میں سے ہر ایک بھی جرم میں شریک تھا۔ اس امکان کے پیش نظر کہ ایک یا ایک سے زیادہ دوسرے ملزم، یعنی ملزم نمبر 1، 3 اور 4، نے جرم میں حصہ نہیں لیا ہوگا، ہم ان ملزموں کو بری کرنے میں مداخلت کرنے کی تجویز نہیں کرتے ہیں۔ لیکن ہم مطمئن ہیں کہ ملزم نمبر 2 نے ایک یا زیادہ دیگر ملزموں کے ساتھ مل کر اس جرم کا ارتکاب کیا اور اس لیے ملزم نمبر 2 دفعہ 34 تعزیرات ہند کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 232 کے تحت واضح طور پر مجرم تھا۔"

دوسرے لفظوں میں، انہوں نے ملزم 1، 3 اور 4 کو اس بنیاد پر بری کر دیا کہ آیا ان میں سے کسی نے جرم کرنے میں حصہ لیا اور ملزم 2 کو اس بنیاد پر مجرم قرار دیا کہ ان میں سے ایک یا زیادہ نے جرم میں حصہ لیا ہوگا۔ ملزم 2 نے ہائی کورٹ کے فیصلے کے خلاف موجودہ اپیل دائر کی ہے۔

اپیل کنندہ کے لیے فاضل وکیل کی دلیل کو اس طرح پیش کیا جا سکتا ہے: معروف ایڈیشنل سیشن جج نے ملزم کو تعزیرات ہند کی دفعہ 302 کے تحت اور مذکورہ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت بھی بری کر دیا۔ ہائی کورٹ میں اپیل صرف تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت ملزم کو بری کرنے تک محدود تھی۔ الزام کے ساتھ ساتھ شواہد کو صرف چار نامزد ملزموں کے خلاف ہدایت کی گئی تھی کیونکہ متوفی کے قتل کے مشترکہ ارادے میں شریک تھے۔ ہائی کورٹ نے ملزم 1، 3 اور 4 کو بری کر دیا، غیر متزلزل طور پر مجرم قرار دیے گئے ملزم 2 کو تین ملزموں کے ساتھ مل کر متوفی کے قتل کا ارتکاب کرنے پر، جنہیں بری کر دیا گیا تھا۔ دوسرے لفظوں میں، دلیل یہ ہے کہ جب چار نامزد ملزموں میں سے تین جن پر تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت الزام عائد کیا گیا تھا، انہیں بری کر دیا گیا تو عدالت تعمیری ذمہ داری کی بنیاد پر صرف ایک ملزم کو مجرم نہیں ٹھہرا سکی۔

مدعا علیہ کے معروف وکیل نے اس دلیل کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ اگرچہ 4 نامزد ملزموں کے خلاف الزام کے ساتھ ساتھ شواہد کی ہدایت کی گئی تھی، لیکن عدالت اس نتیجے پر پہنچ سکتی ہے کہ 4 نامزد ملزموں میں سے 3 کی شناخت نہیں کی گئی ہے لیکن ایک سے زیادہ نے جرم کرنے میں حصہ لیا تھا اور موجودہ معاملے میں پورے فیصلے کو منصفانہ طور پر پڑھنے پر ہمیں یہ ماننا چاہیے کہ ہائی کورٹ نے پایا کہ اگرچہ ملزم 1، 3 اور 4 کی شناخت نہیں کی گئی تھی، لیکن 3 نامعلوم افراد نے قتل میں حصہ لیا ہوگا۔ تعزیرات ہند کی دفعہ 34 میں لکھا ہے :

" جب کوئی مجرمانہ فعل کئی افراد کے ذریعے کیا جاتا ہے، تو سب کے مشترکہ ارادے کو آگے بڑھاتے ہوئے، ایسے افراد میں سے ہر ایک اس عمل کے لیے اسی طرح ذمہ دار ہوتا ہے جیسے کہ یہ اس نے اکیلے کیا ہو۔"

یہ اچھی طرح سے طے شدہ ہے کہ دفعہ کے معنی میں مشترکہ ارادے کا مطلب ایک پہلے سے طے شدہ منصوبہ تھا اور مجرمانہ عمل پہلے سے طے شدہ منصوبے کے مطابق کیا گیا تھا۔ مذکورہ منصوبہ جرم کے ارتکاب کے دوران موقع پر ہی تیار ہو سکتا ہے؛ لیکن اہم صورتحال یہ ہے کہ مذکورہ منصوبہ جرم کو تشکیل دینے والے ایکٹ سے پہلے ہونا چاہیے۔ اگر ایسا ہے تو، اس سے پہلے کہ عدالت کسی شخص کو تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دے سکتی ہے، اسے ایک قطعی نتیجے پر پہنچنا چاہیے کہ مذکورہ شخص نے مذکورہ جرم کے ارتکاب کے لیے ایک یا زیادہ دوسرے افراد، نامزد یا نامعلوم افراد کے ساتھ پہلے کنسرٹ کیا تھا۔ چند مثالیں مختلف حالات پر دفعہ 34 کے اثرات کو سامنے لائیں گی۔

(1) اے، بی، سی اور ڈی پر تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت ای کے قتل کا ارتکاب کرنے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔شواہد کو یہ ثابت کرنے کی ہدایت کی گئی ہے کہ مذکورہ چار افراد نے قتل میں حصہ لیا ہے۔

(2) اے، بی، سی اور ڈی اور نامعلوم دیگر افراد پر مذکورہ دفعات کے تحت فرد جرم عائد کی گئی ہے۔لیکن یہ ثابت کرنے کے لیے ثبوت پیش کیے جاتے ہیں کہ مذکورہ افراد نے، دوسروں کے ساتھ، نامزد یا نامعلوم، اس جرم کے ارتکاب میں مشترکہ طور پر حصہ لیا۔

(3) اے، بی، سی اور ڈی کو مذکورہ دفعات کے تحت چارج کیا جاتا ہے۔لیکن شواہد کو یہ ثابت کرنے کی ہدایت کی جاتی ہے کہ اے، بی، سی اور ڈی نے 3 دیگر افراد کے ساتھ مل کر مشترکہ طور پر جرم کیا ہے۔

جہاں تک تیسری مثال کا تعلق ہے، ایک عدالت یقینی طور پر اس نتیجے پر پہنچنے کی حقدار ہے کہ نامزد ملزموں میں سے ایک تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت قتل کا مجرم ہے، حالانکہ دیگر تین نامزد ملزم بری ہو جاتے ہیں، اگر وہ اس ثبوت کو قبول کرتا ہے کہ مذکورہ ملزم نے جرم کے ارتکاب میں بری ہونے والوں کے علاوہ نامزد یا نامعلوم افراد کے ساتھ مل کر کام کیا تھا۔دوسری مثال میں، عدالت اسی نتیجے پر پہنچ سکتی ہے اور نامزد ملزموں میں سے کسی ایک کو مجرم قرار دے سکتی ہے اگر وہ مطمئن ہو کہ الزام میں عیب کی وجہ سے ملزم کو کوئی تعصب نہیں ہوا ہے۔لیکن پہلی مثال میں عدالت یقینی طور پر دو یا زیادہ نامزد ملزموں کو مجرم قرار دے سکتی ہے اگر وہ اس ثبوت کو قبول کرے کہ انہوں نے جرم کے ارتکاب میں مشترکہ طور پر کام کیا۔لیکن اگر عدالت 4 میں سے 3 ملزموں کو یا تو اس وجہ سے بری کر دیتی ہے کہ وہ استغاثہ کے ثبوت کو مسترد کرتی ہے یا اس وجہ سے کہ اس سے مذکورہ ملزم کو شک کا فائدہ ملتا ہے تو کیا مؤقف ہے؟ کیا الزام اور شواہد کی عدم موجودگی میں یہ مانا جا سکتا ہے کہ اگرچہ تینوں ملزم بری ہو گئے ہیں، لیکن کچھ دیگر نامعلوم افراد نے ایک نامزد شخص کے ساتھ مل کر کام کیا؟ اگر عدالت ایسا کر سکتی ہے تو وہ استغاثہ کے لیے ایک نیا مقدمہ بنائے گی جو اس معاملے میں پیش کیے گئے شواہد کے برعکس فیصلہ کرے گی۔عدالت واضح طور پر استغاثہ کے لیے ایسا مقدمہ نہیں بنا سکتی جو نہ تو الزام میں ظاہر کیا گیا ہو یا جس کے حوالے سے ثبوت میں کوئی بنیاد نہ ہو۔شواہد میں کچھ بنیاد ہونی چاہیے کہ نامزد افراد کے علاوہ دیگر افراد نے جرم کے ارتکاب میں حصہ لیا ہے اور اگر ایسی بنیاد ہے تو اس معاملے کا احاطہ تیسری مثال میں کیا جائے گا۔

اس دلیل کی حمایت میں کہ عدالت، یہاں تک کہ پہلی مثال میں بھی، الزام میں نامزد 4 میں سے 3 ملزموں کو اس بنیاد پر بری کر سکتی ہے کہ ان کی شناخت قائم نہیں کی گئی ہے، اور ان میں سے ایک کو اس بنیاد پر مجرم قرار دے سکتی ہے کہ ایک سے زیادہ نے جرم کرنے میں حصہ لیا، موہن سنگھ بنام ریاست پنجاب (1) [1962](Supp.3.S.C.R.848.858) میں اس عدالت کے فیصلے پر انحصار کیا جاتا ہے۔، اپیل گزاروں کے ساتھ تین دیگر افراد پر تعزیرات ہند کی دفعہ 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 303 اور دفعہ 149 کے تحت جرم کا الزام عائد کیا گیا۔سیشن جج نے ان میں سے دو کو بری کر دیا، جس کے نتیجے میں ان

میں سے 3 کو سزا سنائی گئی۔ ملزموں میں سے ایک کو دفعہ 302 اور دفعہ 147 کے تحت مجرم قرار دیا گیا اور دو ملزموں کو تعزیرات ہند کی دفعہ 149 اور دفعہ 147 کے ساتھ پڑھ کر دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دیا گیا۔ ہائی کورٹ نے ان کی سزاؤں کی تصدیق کی۔ اس عدالت میں خصوصی اجازت کی طرف سے اپیل پر، تعزیرات ہند کی دفعہ 149 اور 147 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت مجرموں میں سے دو نے دلیل دی کہ چونکہ پانچ میں سے دو ملزموں کو بری کر دیا گیا تھا، اس لیے دفعہ 149 اور 147 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت ان کی سزا قانون کے مطابق غلط تھی، اس عدالت نے اس ثبوت پر فیصلہ دیا کہ مذکورہ دو ملزموں نے پہلے سے طے شدہ منصوبے کے مطابق یہ کام کیا تھا اور اس لیے انہیں تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت مجرم قرار دیا جا سکتا ہے۔ لیکن فیصلے کے دوران مختلف حالات کا مشاہدہ کیا گیا جواب اٹھائے گئے سوال کے تناظر میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح کے حالات میں سے ایک کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جو اب ہمارے سامنے ہے، اس عدالت نے مشاہدہ کیا :

"ایسے مقدمات بھی سامنے آسکتے ہیں جہاں الزام میں استغاثہ پانچ یا اس سے زیادہ افراد کا نام لیتا ہے اور الزام لگاتا ہے کہ انہوں نے غیر قانونی اسمبلی کی تشکیل کی تھی۔ ایسے معاملات میں، اگر الزام اور ثبوت دونوں ہی الزام میں نامزد افراد تک محدود ہیں اور اس طرح کے نامزد افراد میں سے دو یا زیادہ کو عدالت کے سامنے پانچ سے کم افراد کو مقدمے کی سماعت کے لیے چھوڑ کر بری کر دیا جاتا ہے، تو دفعہ 149 کا اطلاق نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے معاملات میں بھی، یہ ممکن ہے کہ اگرچہ الزام میں پانچ یا اس سے زیادہ افراد کو غیر قانونی اجتماع کی تشکیل کے طور پر نامزد کیا گیا ہو، اس کے باوجود شواہد یہ ظاہر کر سکتے ہیں کہ غیر قانونی اجتماع میں کچھ دوسرے افراد بھی شامل تھے جن کی شناخت نہیں کی گئی تھی اور اس لیے ان کا نام نہیں لیا گیا تھا۔ ایسے معاملات میں، یا تو ٹرائل کورٹ یا یہاں تک کہ اپیل میں ہائی کورٹ بھی اس نتیجے پر پہنچ سکتی ہے کہ الزام میں نامزد اور زیر سماعت کچھ افراد کو بری کرنے سے لازمی طور پر دفعہ 149 کے تحت الزام ہٹ نہیں جائے گا کیونکہ سزا یافتہ دو یا تین افراد کے ساتھ دوسرے لوگ بھی تھے جنہوں نے غیر قانونی اسمبلی کی تشکیل کی تھی لیکن جن کی شناخت نہیں کی گئی ہے اور اس لیے ان کا نام نہیں لیا گیا ہے۔ ایسے معاملات میں، الزام میں نامزد ایک یا زیادہ افراد کی بری ہونے سے دفعہ 149 کے تحت الزام کی صداقت متاثر نہیں ہوتی ہے کیونکہ شواہد پر عدالت حقائق اس نتیجے پر پہنچ سکتی ہے کہ غیر قانونی اسمبلی کی تشکیل کرنے والے افراد اس کے باوجود پانچ یا پانچ سے زیادہ تھے۔ یہ سچ ہے کہ مقدمات کے آخری زمرے میں عدالت کو مذکورہ نتیجے تک پہنچنے میں بہت محتاط رہنا پڑے گا۔ لیکن کوئی قانونی رکاوٹ نہیں ہے جو عدالت کو اس طرح کے نتیجے پر پہنچنے سے روکتی ہو۔"

مذکورہ مشاہدات سے یہ معلوم ہوگا کہ یہ عدالت ایک ایسے کیس کا تصور کر رہی تھی جہاں ریکارڈ پر ثبوت موجود تھے جس سے عدالت اس طرح کے نتیجے پر پہنچ سکتی ہے۔ یہ ہو سکتا ہے کہ الزام صرف نامزد افراد کا انکشاف کرے؛ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ استغاثہ کے گواہوں نے صرف مذکورہ ملزم کا نام لیا ہو؛ لیکن دیگر شواہد بھی ہو سکتے ہیں، جیسے کہ عدالتی گواہوں، دفاعی گواہوں یا حالات کے مطابق شواہد، جو نامزد یا نامعلوم افراد کے وجود کو ظاہر کر سکتے ہیں، ان کے علاوہ جن پر استغاثہ کے گواہوں نے الزام لگایا ہے یا گواہی دی ہے، اور عدالت، مذکورہ شواہد کی بنیاد پر، اس نتیجے پر پہنچ سکتی ہے کہ دوسرے، نامزد یا نامعلوم، ملزموں میں سے کسی

ایک کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں۔لیکن اس طرح کا نتیجہ واقعی شواہد پر مبنی ہے۔اس عدالت کے مشاہدات واقعی اس معاملے پر لاگو ہوتے ہیں جس کا احاطہ ہماری طرف سے دی گئی تیسری مثال میں کیا گیا ہے۔

لیکن موجودہ معاملہ مذکورہ تین عکاسی سے باہر ہے۔ہائی کورٹ نے متضاد نتائج دیے۔جب کہ اس نے ملزم 1، 3 اور 4 کو تعزیرات ہند کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 302 کے تحت بری کر دیا، اس نے ملزم 2 کو مذکورہ ضابطہ اخلاق کی دفعہ 34 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 34 کے تحت مجرم قرار دیا، جس نے بری ہونے والے افراد کے ساتھ مشترکہ طور پر جرم کیا تھا۔یہ ایک قانونی طور پر ناممکن پوزیشن ہے۔جب ملزم کو یا تو اس بنیاد پر بری کر دیا گیا کہ ثبوت قابل قبول نہیں تھے یا انہیں شک کا فائدہ دے کر، قانون میں نتیجہ ایک جیسا ہوگا: اس کا مطلب یہ ہوگا کہ انہوں نے جرم میں حصہ نہیں لیا۔ملزم 1، 3 اور 4 کے بری ہونے کا اثر یہ ہے کہ انہوں نے قتل کے ارتکاب میں ملزم 2 کے ساتھ مل کر کام نہیں کیا۔اگر وہ ملزم 2 کے ساتھ مل کر کام نہیں کرتے تو ملزم 2 ان کے ساتھ مل کر کام نہیں کر سکتا تھا۔ہائی کورٹ کے اس باہمی طور پر تباہ کن نتائج کو محسوس کرتے ہوئے، ریاست کے وکیل نے ہائی کورٹ کے نتائج کو برقرار رکھنے کی کوشش کی اور ہمیں یہ مؤقف اختیار کرنے پر آمادہ کیا کہ اگر مذکورہ نتیجے کو پورے فیصلے کے تناظر میں پڑھا جائے تو یہ واضح ہو جائے گا کہ ججوں کا مطلب یہ تھا کہ بری کیے گئے ملزم کے علاوہ دیگر افراد نے بھی سزا یافتہ ملزم کے ساتھ مل کر کام کیا۔ہم نے ماہر وکیل کے ساتھ پورے فیصلے کو احتیاط سے دیکھا ہے۔لیکن جرم میں "دوسرے شرکاء" کے حوالے سے فاضل ججوں کے مشاہدات کو سیاق و سباق میں صرف "مذکورہ تین بری ہونے والے ملزموں میں سے ایک یا دوسرے نے ملزم 2 کے ذریعے کیے گئے جرم میں حصہ لیا" کا حوالہ دینا چاہیے۔فیصلے میں ایسا کوئی مشاہدہ نہیں ہے جس سے یہ ظاہر ہو کہ مذکورہ ملزم کے علاوہ دیگر افراد نے جرم میں حصہ لیا تھا، اور نہ ہی اس سلسلے میں کوئی ثبوت موجود ہے۔اس لیے ہمارا ماننا ہے کہ ہائی کورٹ کا فیصلہ قائم نہیں رہ سکتا۔ہم مطمئن ہیں کہ ہائی کورٹ کے نتائج پر ملزم 2 کی سزا واضح طور پر غلط ہے۔

نتیجے میں، ہم اپیل کی اجازت دیتے ہیں، اپیل کنندہ کی سزا کو کالعدم قرار دیتے ہیں اور اسے آزاد کرنے کی ہدایت کرتے ہیں۔

اپیل کی اجازت دی گئی۔

Meraj U Din Sofi
2024.05.09 16:23
I am the author of this document